ہفتہ وار رسالہ: 205
WEEKLY BOOKLET-205

حضرتِ عثمان بھی جنّتی جنّتی

صفحات 17

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حضرتِ عثمان بھی جنّتی جنّتی

دُعائے عطار: یارَبَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "حضرتِ عثمان بھی جنتی جنتی" پڑھ یا سُن لے ،اُسے اپنے پیارے پیارے ، آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیارے صحابی حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت و حیا سے حصہ نصیب فرما اور اُسے جنّتُ الفردوس میں بِلا حساب داخِلہ نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مولیٰ علی مُشکل کُشا رضی اللہ عنہ: ہر شخص کی دُعا پردے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آلِ محمد پر دُرودِ پاک پڑھے۔(معجم اوسط، 1/211، حدیث:721)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّتی کُنواں

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیارے پیارے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان جب مکّۂ پاک سے ہجرت (Migrate) کر کے مدینۂ پاک تشریف لائے تو مُہاجِرین کی کثرت سے پانی کی کمی محسوس کی جانے لگی، بنی غِفار کے ایک شخص کے پاس ایک کُنواں تھا جس کا نام "رُومہ" تھا۔ وہ اِس کا ایک مشکیزہ ایک مُد[1] کے بدلے بیچتے تھے۔ مالکِ جنّت، مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُس شخص سے اِرشاد فرمایا: یہ چشمہ مجھے جنّت کے چشمے کے بدلے بیچ دو۔ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرا اور میرے بچّوں کا اِس کے عِلاوہ کوئی اور کمانے کا ذریعہ نہیں ہے لہٰذا میں

---

1 . . .مُد ایک پیمانہ ہے جو 2 رطل یعنی 787.32 گرام کے برابر ہے۔

اِس معاملے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جب یہ بات حضرتِ عثمانِ غنی ذُوالنُّورَین رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نے وہ کنواں 35 ہزار دِرہم کا خرید کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! اگر میں وہ کنواں خریدوں تو کیا آپ میرے ساتھ بھی ویسا مُعاملہ فرمائیں گے؟(یعنی جنّتی چشمے کے بدلے مجھ سے قبول فرمالیں گے؟) رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بالکل، حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! میں نے وہ کنواں خرید کر تمام مسلمانوں کے لئے وَقف کر دیا ہے۔

(معجم کبیر،2/41، حدیث:1226)

ایک روایت کے مطابق حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحدّثِ دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ علّامہ عبدُ البَرّ رحمۃُ اللہِ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ یہ کُنواں ایک یہودی کا تھا۔ وہ اِس کا پانی مسلمانوں کو بیچتا تھا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِس کنوئیں کو خریدنے کی ترغیب اِرشاد فرمائی تو حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُس یہودی سے 12000 دِرہم کے بدلے میں آدھا کنواں خرید لیا، جب اُس یہودی کو بقیہ حصے سے نَفع کمانا مُشکل ہو گیا تو آپ رضی اللہُ عنہ نے 8000 کے بدلے بقیہ حصہ بھی خرید لیا (اور تمام مسلمانوں پر وقف کر دیا۔)(تاریخ مدینہ، اُردو، 205) اللہ ربُّ الْعِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔

اے عاشقانِ رسول! اِس مُبارک کُنوئیں کی شان و عظمت پہ لاکھوں سلام کہ اِس مبارک کُنوئیں سے اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا پانی پینا بھی ثابت ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ایک مرتبہ یہاں سے تشریف لے کر جارہے تھے کہ آپ کی خدمتِ بابرکت میں عرض کی گئی کہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے اِسے خرید کر صدقہ کر دیا ہے تو آپ نے دُعا مانگی: مولا! عثمان کے لئے جنّت لازم کر دے۔ پھر اُس میں سے پانی

منگوا کر پیا اور اِرشاد فرمایا: اِس وادی میں عنقریب بہت سے چشمے ہوں گے جو بہت میٹھے ہوں گے لیکن بئرِ مُزنی (یعنی بیرِ رُومہ) اُن سب سے میٹھا ہو گا۔ (سبل الہدی والرشاد، 7/227)

حضرتِ عثمانِ غنی کے لئے دُعائے مصطفےٰ

اللہ پاک کے رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِس کُنوئیں کے خریدنے پر یہ دُعا اِرشاد فرمائی تھی: "جو بِئرِ رُومہ خریدے وہ جنّت میں سیراب کیا جائے گا۔"

(تاریخ مدینہ لابن شبہ، 1/154 ماخوذاً)

"رُومہ" اُس کُنوئیں کے مالک کا نام تھا جس سے (حضرتِ) عثمانِ غنی نے خریدا۔ یہ (کنواں) مسجد قِبلتَین کے شمالی جانب واقع ہے، اِس کا پانی بہت ہی میٹھا لذیذ اور ہلکا زُود ہضم (یعنی جلد ہضم ہونے والا) ہے، اَب اِسے "بیرِ عثمان" بھی کہتے ہیں اور "بیرِ جنت" بھی، کیونکہ اِس کُنوئیں کی خرید پر حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ سے جنّت کا وعدہ فرمایا گیا۔ (مرآۃ المناجیح، 8/398)

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا　　محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰى مُحَمَّد

حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا تعارف

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! جامِعُ القرآن، تیسرے خلیفہ، حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ واقعۂ فیل کے چھٹے (6th) سال مکۂ پاک میں پیدا ہوئے اور آپ کا سلسلۂ نسب 5 واسطوں سے اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سلسلۂ نسب سے جاملتا ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص118) آپ رضی اللہ عنہ نے آغازِ اسلام ہی میں قبولِ اسلام کرلیا تھا، آپ کی کُنیت "ابو عَمرو" اور لقب جامعُ القرآن ہے، آپ کو "صَاحِبُ الْهِجْرَتَيْن" (یعنی دو ہجرتوں والے) کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے پہلے حبشہ اور پھر مدینے شریف کی طرف ہجرت

فرمائی۔(کراماتِ عثمان غنی، ص3-4)

حضرتِ عثمانِ غنی کی بے مثال خصوصیت

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی بھی کیا شان ہے! اللہ پاک کے نبی کا" داماد" ہونے کی حیثیت سے جو خُصوصیّت اور اِنفرادیّت حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی، وہ کائنات میں کسی اور کو حاصل نہ ہو سکی، حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک کسی کے نکاح میں کسی نبی کی دو بیٹیاں نہیں آئیں لیکن حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب، جنّتی صحابی ہیں کہ جن کے نکاح میں کسی اور نبی کی نہیں بلکہ سارے نبیوں کے سردار، جنابِ احمدِ مختار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دو صاحبزادیاں ایک کے بعد دوسری نکاح میں آئیں۔ اِسی لئے آپ کا ایک لقب "ذُوالنُّورَین" (یعنی دو نور والے) بھی ہے، اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں (ایک کے بعد دوسری سے) تمہارا نکاح کر دیتا۔(معجم کبیر،22/436، حدیث:1061)

حضرتِ عثمانِ غنی کا غم

اللہ پاک کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیاری شہزادی حضرتِ رُقیّہ (رضی اللہ عنہا) وفات پاگئیں تو حضرتِ عثمان غنی بہت روئے، حضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے پوچھا: عثمان کیوں روتے ہو؟ عرض کیا: میں حضور کی دامادی سے محروم ہو گیا ہوں، یہ سُن کر آپ نے اِرشاد فرمایا: مجھ سے جبریلِ امین نے عرض کیا ہے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ میں اپنی دوسری صاحبزادی اُمِّ کُلثوم کا نکاح تم سے کر دوں بشرطیکہ وہی مہر ہو جو رُقیّہ کا تھا اور تم اِس سے وہی سُلوک کرو جو رُقیّہ سے کیا، چنانچہ حضرتِ اُمِّ کُلثوم (رضی اللہ عنہا) کا نکاح آپ سے کر دیا گیا۔ دُنیا میں ایسا کوئی نہیں جس کے نکاح میں نبی کی دو بیٹیاں آئی ہوں

اِس لیے آپ کو ذُوالنُّورَیْن کہا جاتا ہے یعنی دو نور والے۔ معلوم ہوا کہ حضور بھی نور ہیں اور آپ کی اولاد بھی نور۔ (مرقاۃ، 10/445، تحت الحدیث:6080، مرآۃ المناجیح، 8/405) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس نسبت کو کتنے پیارے اَنداز میں بیان فرماتے ہیں:

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نُور کا　　　ہو مبارک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص246)

دو نور والا کہنے کی ایک اور وَجہ

حضرت علّامہ عبد الرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کو ذُوالنُّورَیْن اِس لئے کہا جاتا ہے کہ جب آپ جنّت کے ایک محل سے دوسرے محل میں تشریف لے جائیں گے تو آپ پر دو بار نور کی تجلّی (تَجَلْ-لِیْ) ظاہر ہو گی۔

(فیض القدیر، 4/399، تحت الحدیث:5379)

نورِ دِل وعین ہیں صاحبِ نُورَین ہیں　　　سب کے دل کے چین ہیں مومنوں کی جان ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ مولیٰ علی کی حضرتِ عثمانِ غنی سے محبت

مُسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، جنّتی صحابی حضرتِ مولیٰ علی مُشکل کُشا رضی اللہُ عنہ سے حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے جس کو مَلاءِ اعلیٰ (یعنی آسمان کے فرشتوں) میں "ذُوالنُّورَین" پُکارا جاتا ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص119) میرے پیر ومُرشد اَمیرِ اہلِ سنت شانِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہوئے اپنی نعتیہ کتاب "وسائلِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

نبی کے نور دو لیکر وہ ذُوالنُّورَین کہلائے　　　انہیں حاصل ہوئی یوں قُربتِ محبوبِ رحمانی

(وسائلِ بخشش، ص584)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دو بار جنّت خریدی

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! میرے آقا و مولا، حضرتِ عثمانِ باصفاو باحیا رضی اللہ عنہ کی شانِ پاک بہت بُلند ہے، آپ نے اپنی مبارَک زندگی میں مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت، مُصطَفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دو مرتبہ جنّت خریدی، جی ہاں! بالکل، ایک مرتبہ "بیرِ رُومہ" خرید کر مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وَقف کر کے اور دُوسری بار "جیشِ عُسرَت (یعنی غَزوۂ تبوک)" کے موقع پر۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے پاس سامان کی کمی دیکھتے ہوئے پہلی دفعہ ایک سو(100) اُونٹ، دوسری مرتبہ دو سو(200) اُونٹ اور تیسری بار تین سو(300) اُونٹ دینے کا وعدہ کیا۔ حضرت عبد الرّحمٰن بن خَبّاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حُضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ سُن کر اپنے مبارک منبر سے نیچے تشریف لا کر دو مرتبہ فرمایا: "آج سے عثمان (رضی اللہ عنہ) جو کچھ کرے اُس پر مُواخَذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔"

(ترمذی، 5/ 391، حدیث: 3720 ملخصًا)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصے "آج سے عثمان جو کچھ کرے اُس پر مُواخَذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔" کی شرح میں لکھتے ہیں: یعنی عثمان اَب اِس کے بعد جو کام بھی کریں اُنہیں مُضِر (یعنی نقصان پہنچانے والا) نہ ہوگا۔ اِس فرمانِ عالی کا مَنْشا (یعنی مطلب) یہ نہیں ہے کہ حضرتِ عثمان کو گناہوں کی اجازت دے دی گئی بلکہ یہ ایسا ہے جیسے پرندے کے پَر کاٹ کر اُس سے کہا جائے کہ جا اُڑتا پھر، اَب اُڑے کاہے سے، یوں ہی حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُن کے دِل پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اَب عثمان کے دِل میں گناہ کرنے کا خیال بھی کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 8/ 395)

مجھے اپنی سخاوت کے سمندر سے کوئی قطرہ عطا کر دو نہیں درکار مجھ کو تاجِ سُلطانی

(وسائلِ بخشش، ص585)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا آخری غزوہ

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! غزوۂ عُسرت غزوۂ تبوک کا نام ہے اور اِس غزوے میں جانے والوں کو "جَیشِ عُسرَت" کہتے ہیں کیونکہ یہ غزوہ مسلمانوں کی سخت تنگی اور بے سامانی کی حالت میں ہوا، گرمی سخت تھی تَبوک کا مقام مدینۂ پاک سے چھ سو ساٹھ 660 میل دُور تھا۔ حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے لوگوں کو اِس کے لئے چندہ دینے کا حکم دیا۔ غزوۂ تبوک حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا آخری غزوہ ہے جو 9ھ میں ہوا، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کوئی غزوہ نہ کیا۔ اِس غزوے میں لشکرِ اسلام بہت بڑا تھا۔ غزوۂ بدر میں لشکرِ اسلام تین سو تیرہ (313) تھا، اُحد میں سات سو (700)، حُدَیْبِیَہ میں پندرہ سو (1500)، فتحِ مکّہ میں دس ہزار (10000) اور غزوۂ حُنَین میں بارہ ہزار (12000) تَبوک میں چالیس ہزار (40000) اور ستر ہزار (70000) کے درمیان تھا۔ حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے تین بار چندے کی اَپیل کی، ہر بار میں حضرتِ عثمان (رضی اللہ عنہ) نے سو، دوسو، تین سو اونٹ کا مع سامان کے اعلان کیا، کسی کو بولنے کا موقع ہی نہ دیا، چھ سو اُونٹ مع سامان کا بھی اعلان کیا اور ایک ہزار اشرفیوں کا بھی۔ خیال رہے کہ یہ تو اُن کا اعلان تھا مگر حاضر کرنے کے وقت نو سو پچاس (950) اُونٹ پچاس (50) گھوڑے اور ایک ہزار (1000) اشرفیاں پیش کیں پھر بعد میں دس ہزار (10000) اشرفیاں اور پیش کیں۔ (مرآۃ المناجیح، 8/394-395 ملتقطاً)

دستِ عطا کُھل گیا دیکھا جو یہ ماجرا
غازیانِ مصطفٰے بے سرو سامان ہیں

شانِ عثمانِ غنی بزبانِ مولیٰ علی

مُسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کا ایک مرتبہ ذکرِ خیر ہونے لگا تو نواسۂ رسول حضرتِ امامِ حسن مُجتبیٰ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: ابھی امیرُ المؤمنین تشریف لائیں گے۔ پھر حضرتِ عَلِیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ اُن خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کی شان میں قرآنِ کریم میں یہ فرمان نازل ہوا:

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (پ7، المائدۃ:93)

ترجَمۂ کنز الایمان: ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، 17/ 91، حدیث: 32723)

خدا بھی اور نبی بھی خود علی بھی اس سے ہیں ناراض
عَدو اُن کا اُٹھائے گا قِیامت میں پریشانی

(وسائلِ بخشش، ص584)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”عثمان“ کے 5 حُروف کی نسبت سے حضرتِ عثمان غنی کی شان میں 5 فرامینِ مصطفٰے

﴿1﴾ سخاوت ایک جنّتی درخت ہے اور عثمان اُس کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہیں۔

(کنز العمال، جز:11، 6/ 273، حدیث: 32849)

﴿2﴾ ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس سے مُصافَحہ فرمایا (یعنی ہاتھ مبارک مِلایا) اور جب تک اُس شخص نے اپنا ہاتھ نہ کھینچا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُس کا ہاتھ نہ چھوڑا اُس شخص نے پوچھا: یَارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! حضرت عثمان کیسے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ جنّتیوں میں سے ایک شخص ہیں۔

(معجم کبیر، 12/ 309، حدیث: 13495)

اللہ غنی حد نہیں انعام و عطا کی وہ فیض پہ دَربار ہے عثمانِ غنی کا

پیارے نبی کی پیاری سنّت

اے عاشقانِ رسول! اَبھی آپ نے پڑھا کہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سلام کرنے والے سے اپنا ہاتھ مبارک اُن کے کھینچنے سے پہلے نہ کھینچا۔ آپ جب کسی سے مصافحہ فرماتے تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے، یہ ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سُنّت ہے، کاش! حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کے صدقے میں ہم بھی سُنّتوں پر عمل کرنے والے بَن جائیں، کاش کاش کاش! ہمارا ہر عمل سُنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عین مطابق ہو۔ سُنّت پر عمل کی تو کیا ہی پیاری فضیلت ہے کہ مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (تاریخ ابن عساکر، 9/ 343)

تِری سنّتوں پہ چل کر مِری رُوح جب نکل کر چلے تُو گلے لگانا مدنی مدینے والے

جنّتی حُور

﴾3﴿ میں جنّت میں داخل ہوا تو ایک سیب میرے ہاتھ پر رکھ دیا گیا میں اُسے اُلٹ پَلٹ رہا تھا کہ وہ سیب پھٹ گیا اور اس میں سے ایک حُور (یعنی جنّتی خوبصورت عورت) نکلی، میں نے پوچھا: تُو کس کے لئے ہے؟ اُس نے کہا: ظلماً شہید ہونے والے حضرتِ عثمان بن عفّان کے لئے۔ (کنز العمال، جُز: 13، 7/ 29، حدیث: 36257)

جس آئینہ میں نورِ الٰہی نظر آئے وہ آئینہ رخسار ہے عثمانِ غنی کا

جنّتی ساتھی

﴾4﴿ ہر نبی کا کوئی ساتھی ہوتا ہے میرے ساتھی (یعنی جنت میں) عثمان ہیں۔

(ترمذی،5/390،حدیث:3718)

حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: میرے خصوصی ساتھی حضرتِ عثمان ہوں گے وَرنہ مطلقًا ساتھی اور بہت سے خوش نصیب حضرات بھی ہوں گے۔ چنانچہ بعض روایات میں ہے کہ میرے خاص دوست ابو بکر و عمر (رضی اللہُ عنہما) ہوں گے۔ (مرآۃ المناجیح،8/393،مرقاۃ،10/432،تحت الحدیث:6070)

ہدایت یافتہ

﴿5﴾ حضرتِ مُرّہ بن کَعْب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو سُنا جب آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور انہیں بہت قریب بتایا تو ایک شخص چادر پوش (یعنی چادر اوڑھے ہوئے) گزرا تو آپ نے فرمایا: اُس دِن یہ ہدایت پر ہو گا، میں اُٹھ کر اُس شخص کی طرف بڑھا تو وہ "عثمان بن عَفّان" تھے، حضرتِ مُرّہ بن کَعْب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اُن کا چہرہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے کر کے عرض کی: (کیا) یہ؟ فرمایا: ہاں۔

(ترمذی،5/393،حدیث:3724،ابن ماجہ،1/79،حدیث:111)

جو دِل کو ضیا دے جو مقدر کو جِلا دے وہ جلوۂ دیدار ہے عثمانِ غنی کا

چار یارانِ نبی جنّتی جنّتی

حضرتِ نَزَّال بن سَبْرَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم نے امیر المؤمنین حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ کو خوش پایا تو عرض کی: یاامیر المؤمنین! اپنے یاروں کا حال ہم سے بیان کیجئے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سب صحابہ میرے یار ہیں۔ ہم نے عرض کی: اپنے خاص یاروں کا تذکرہ کیجئے۔ فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کوئی صحابی نہیں کہ میرا یار نہ ہو۔ ہم نے عرض کی: (حضرتِ) ابو بکر صدیق (رضی اللہُ عنہ) کا حال بیان کیجئے۔ فرمایا: یہ

وہ صاحب ہیں کہ اللہ پاک نے جبریلِ امین اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زَبانِ مبارک پر اِن کا نام "صدیق" رکھا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خلیفہ تھے، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُنہیں ہمارے دِین کی اِمامت کو پسند فرمایا تو ہم نے اپنی دنیا میں بھی اِنہیں کو پسند کیا۔ ہم نے عرض کی: (حضرتِ) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا: یہ وہ صاحب ہیں جن کا نام اللہ کریم نے "فاروق" رکھا، اِنہوں نے حق کو باطل سے جُدا کر دیا، میں نے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عرض کرتے سُنا کہ الٰہی! عمر بن خطاب کے سبب اِسلام کو عزّت دے۔ پھر ہم نے عرض کی: (حضرتِ) عثمان (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں بھی کچھ بتائیے۔ حضرتِ علیُّ المرتضیٰ شیرِ خُدا (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ وہ صاحب ہیں کہ ملاءِ اعلیٰ (یعنی فرشتوں میں) میں "ذُو النُّورَین" پکارے جاتے ہیں، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دو شہزادیوں کے شوہر ہوئے اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُن کے لئے جنت میں ایک مکان کی ضمانت فرمائی ہے۔ (کنز العمال، جز:13، 7/101، حدیث 36694) (فتاویٰ رضویہ، 30/630)

رحمتیں ہوں ہر صحابی پر مُدام اور خُصُوصًا چار یاروں کو سلام

ہر صحابیِ نبی! .... جنّتی جنّتی
حضرتِ صدیق بھی! .... جنّتی جنّتی
اور عُمر فاروق بھی! .... جنّتی جنّتی
حضرتِ عثمان بھی! .... جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی! .... جنّتی جنّتی
ہر زوجۂ نبی! .... جنّتی جنّتی
والدینِ نبی! .... جنّتی جنّتی

بیعتِ رضوان کسے کہتے ہیں؟

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ پاک کے سچّے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ذی قعدہ 6ھ میں

عُمرے کے اِرادے سے مدینۂ پاک سے مکّۂ پاک تشریف لائے، جب مقامِ حُدَیْبِیَہ پہنچے تو قُریش ڈر گئے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کو مکۂ پاک اپنا پیغام عطا فرما کر بھیجا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عُمرے کے اِرادے سے تشریف لائے ہیں، آپ کا اِرادہ جنگ کرنے کا نہیں ہے اوراِن سے یہ بھی فرمادیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں اُنہیں اطمینان دِلادیں کہ عنقریب مکۂ پاک فتح ہو گا اور اللہ پاک اپنے دین کو غالب فرمائے گا۔ حضرتِ عثمانِ غنی (رضی اللہُ عنہ) کو بھیجنے کے لئے خاص اِس لئے کیا گیا کیونکہ وہاں کے غیر مسلموں پر حضرتِ عثمانِ غنی (رضی اللہُ عنہ) کے بہت اِحسانات تھے وہ لوگ آپ کا احترام کرتے تھے، آپ رضی اللہُ عنہ قریش کے سرداروں کے پاس تشریف لے گئے اور اِنہیں خبر دی۔ اُنہوں نے کہا کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ سے کہا کہ اگر آپ خانۂ کعبہ شریف کا طواف کرنا چاہیں تو کرلیں۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بغیر طواف کروں۔ اِدھر حدیبیہ میں موجود صحابۂ کرام (علیہم الرضوان) نے کہا: حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ شریف پہنچے اور طواف کیا ہوگا۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ وہ ہمارے بغیر طواف نہ کریں گے۔ اِتنے میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ اِس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سے مقابلے میں ثابت قدم رہنے کی بیعت لی، یہ بیعت ایک بڑے کانٹے والے درخت کے نیچے ہوئی جسے عرب میں ''سَمُرَہ'' کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

نے اپنا بایاں ہاتھ مبارک سیدھے ہاتھ مبارک میں لیا اور فرمایا: یہ عثمان کی بیعت ہے اور دُعا فرمائی: یا اللہ پاک! عثمان (رضی اللہ عنہ) تیرے اور تیرے رسول (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے کام میں ہے۔ اِسے بیعتِ رضوان اِس لیے کہتے ہیں کہ اِس کے مُتعلّق اللہ پاک قرآنِ کریم کی سورۂ فتح، آیت نمبر 18 میں اِرشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنز الایمان: بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو اُن کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اُتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔

(مدارج النبوت، 2/209 ملخصاً)

بیعت کا ثبوت

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! بیعتِ رضوان کے اِس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی عطا سے غیب جانتے تھے کہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ شہید نہیں کئے گئے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اللہ پاک کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بے اِنتہا پیار کرتے تھے جبھی تو آپ نے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بغیر خانۂ کعبہ کا طواف کرنے سے انکار فرمادیا۔ حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا یہ بیعت رِضائے الٰہی کا تَمْغَہ ملنے کا ذریعہ تھی۔ حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے لوگوں سے اسلام پر بھی بیعت لی ہے نیک اعمال کرنے پر بھی اور گناہوں سے بچنے پر بھی

کسی سے سوال نہ کرنے پر بھی اور کسی خاص عمل پر بھی، یہ بیعتیں موجودہ مُروَّجہ بیعتوں کی اَصل ہیں جو اولیاءُ اللہ (رحمۃُ اللہِ علیہم) سے کی جاتی ہیں۔(مر آۃ المناجیح، 8/397)

امیرِ اہلِ سنت سے نسبت کی برکت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں اوراولیاء کرام (رحمۃُ اللہِ علیہم) سے شروع سے ہی بیعت کا سلسلہ چلا آرہا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہماری خوش قسمتی ہے کہ اِس گناہوں بھرے دَور میں اللہ پاک کی رحمت اور اُس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے صدقے سے ہمیں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول نصیب ہوا۔ بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ دعوتِ اسلامی کے بانی ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت وطریقت کے کامل پیر و مرشد ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ کو چاروں سلسلوں (قادریہ، چشتیہ، سُہروردیہ اور نقشبندیہ) سمیت مختلف بزرگوں سے کئی اور بھی سلسلوں کی اجازتیں اور خلافتیں حاصل ہیں، مگر آپ اپنے ذریعے سیدی حضورِ غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا مُرید بناتے ہیں، جیسے غوثِ پاک تمام پیروں کے پیر ہیں ایسے ہی آپ کا سلسلۂ قادریہ دیگر تمام سلسلوں پر فضیلت رکھتا ہے۔ وہ عاشقانِ اولیا جو اَب تک کسی پیرِ کامل کے مُرید نہیں، میرا اُنہیں مدنی مشورہ ہے کہ ایمان کی حفاظت، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن پانے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کے ذریعے پیرانِ پیر، پیرِ دستگیر، سیدی حضورِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُرید بن کر دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیں، امیرِ اہلِ سنّت سے نسبت کی کیسی کیسی برکتیں حاصل ہوتی ہیں آپ کو شوق دِلانے کے لئے ایک مدنی بہار پیش کرتا ہوں: کراچی (پاکستان) کے علاقے نیا آباد کی اسلامی بہن کا کہنا ہے کہ اُن کی رقم پھنس گئی اور اِس وجہ سے گھر کے اخراجات پورے کرنا

مشکل ہو گیا، بالآخر غربت کے وہ دِن آ گئے کہ ہاتھ بالکل خالی ہو گئے اور گھر کا راشن خریدنے کی بھی طاقت نہ رہی، فاقوں سے تنگ آکر سر چھپانے کا ٹھکانہ اپنا گھر بیچ دیا، وہ اسلامی بہن کہتی ہیں کہ میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اس مصیبت سے نجات کی دعائیں مانگیں، اَلحمدُ لِلّٰہ! غموں کی شام ڈھلنے لگی اور دُعاؤں کا اَثر ظاہر ہونے لگا، ہوا کچھ یوں کہ وہ ولیِ کامل امیرِ اہلِ سُنّت کی مُرید بن گئیں، سلسلہ عطاریہ کے ساتھ ساتھ حضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا فیضان اِس طرح ملنا شروع ہوا کہ اُنہوں نے امیرِ اہلِ سُنّت کا شجرہ عطاریہ قادریہ پڑھنا شروع کر دیا، اَلحمدُ لِلّٰہ! اِس کی برکتیں ظاہر ہونے لگیں اور ایک ایک کر کے اُن کی پریشانیاں حل ہوتی گئیں اور اُن کی ڈوبی ہوئی رقم بھی واپس مل گئی۔ اُنہوں نے مدرسۃُ المدینہ بالغات میں داخلہ لے لیا اور قرآنِ کریم دُرست پڑھنے، سیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ (اداکاری کا شوق کیسے ختم ہوا، ص27) اللہ پاک کی امیرِ اہلِ سُنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

وفات شریف

حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ بارہ سال خلافت فرما کر 18 ذُوالحِجّۃُ الحرام سن 35 ہجری میں بروز جمعہ روزے کی حالت میں تقریباً 82 سال کی عمر مبارک پاکر نہایت مظلومیت کے ساتھ شہید کئے گئے۔ شہادت کے بعد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خواب میں فرماتے سنا: بے شک عثمان کو جنّت میں عالی شان دولہا بنایا گیا ہے۔ (ریاض النضرۃ، 3/ 73، 76) اللہ پاک کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

مِلی تقدیر سے مجھ کو صحابہ کی ثنا خوانی مِلا ہے فیضِ عثمانی مِلا ہے فیضِ عثمانی

(وسائلِ بخشش، ص584)

حساب نہ لینا

ایک روایت میں ہے کہ اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے رب سے دُعا کی: مولیٰ! میرا عثمان بڑا ہی شرمیلا ہے، تُو کل قیامت میں اِس کا حساب نہ لینا کہ وہ شرم وحیا کی وجہ سے تیرے سامنے کھڑے ہو کر حساب نہ دے سکے گا۔

(مرآۃ المناجیح، 8/393، مرقاۃ، 10/432، تحت الحدیث:6070 ملتقطا)

بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یارب پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یارب

(وسائلِ بخشش، ص82)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ على مُحَمَّد

نوٹ: حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی مبارک سیرت کے حوالے سے مزید پڑھنے کے لئے امیرِ اہلِ سنت کا رسالہ "کراماتِ عثمانِ غنی" رضی اللہ عنہ پڑھئے۔ یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔

فہرس

ملی تقدیر سے مجھ کو صحابہ کی ثنا خوانی

ملی تقدیر سے مجھ کو صحابہ کی ثنا خوانی
ملا ہے فیضِ عثمانی مِلا ہے فیضِ عثمانی

رکھا مَحْصُور اُن کو بند اُن پر کر دیا پانی
شہادت حضرتِ عثمان کی بے شک ہے لاثانی

نبی کے نور دو لیکر وہ ذُوالنُّورَین کہلائے
انہیں حاصل ہوئی یوں قُربتِ محبوبِ رَحمانی

نبی نے تیرے بدلے "بیعتِ رضواں" میں کی بیعت
کہا قرآن نے دستِ نبی کو دستِ یَزْدانی

تمہیں کو جامع قرآن کا حق نے دیا منصب
عطا قرآں کو کر کے جمع کی اُمّت کو آسانی

خدا بھی اور نبی بھی خود علی بھی اس سے ہیں ناراض
عَدو اُن کا اُٹھائے گا قیامت میں پریشانی

عداوت اور کینہ ان سے جو رکھتا ہے سینے میں
وُہی بد بخت ہے مَلعُون ہے مردود شیطانی

ہم اُن کی یاد کی دُھومیں مچائیں گے قیامت تک
پڑے ہو جائیں جل کر خاک سب اعدائے عثمانی

اِمامَ الْاَسْخِیا! کر دو عطا حصہ سخاوت کا
قَناعت ہو عنایت، دَیں نہ دولت کی فِراوانی

مجھے اپنی سخاوت کے سمندر سے کوئی قطرہ
عطا کر دو نہیں درکار مجھ کو تاجِ سُلطانی

عُلُوِّ شان کا کیوں کر بیاں ہو آپ کی پیارے
حیا کرتی ہے مولیٰ آپ سے مخلوقِ نورانی

سُخن آکر یہاں عطّارؔ کا اِتمام کو پہنچا
تِری عظمت پہ ناطِق اب بھی ہیں آیاتِ قرآنی

(وسائلِ بخشش، ص584)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

رحمتیں ہوں ہر صحابی پر مُدام
اور خُصوصاً چار یاروں کو سلام

ہر صحابیِ نبی .... جنّتی جنّتی
سب صحابیات بھی .... جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی .... جنّتی جنّتی
حضرتِ صدیق بھی .... جنّتی جنّتی
اور عمر فاروق بھی .... جنّتی جنّتی
عثمانِ غنی .... جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی .... جنّتی جنّتی
ہیں حسن حُسین بھی .... جنّتی جنّتی
ہر زوجۂ نبی .... جنّتی جنّتی
ہیں معاویہ بھی .... جنّتی جنّتی
اور ابو سُفیان بھی .... جنّتی جنّتی
والدینِ نبی .... جنّتی جنّتی

978-969-722-191-2
01082202

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net